Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۰ شعبان ۱۳۹۵ھ | ۱۹ ظہور ۱۳۵۴ھش | ۱۹ اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۸۹

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

## طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۱۹ ظہور۔ لندن سے موصولہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ) بخیر و عافیت ہیں۔ حضور کا علاج شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت تک جو ٹیسٹ ہوئے ہیں وہ بفضلہ تسلی بخش ہیں اور حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور نے جملہ احبابِ جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پیغام دیا ہے۔

احبابِ جماعت حضور کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# نماز کو سنوار کر ادا کرو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے

## وہ دل جو ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہیں گرتا محروم کیا جاتا ہے

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو اُن پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا تعالیٰ سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گزارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لے کر آسمان کے اوپر تک کا ہر طبقہ اسکے دشمنوں سے بھرا ہوا ہے۔ اگر اسی کی حفاظت شاملِ حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہدایت پر کاربند رکھے کیونکہ اس کے ارادے دو ہی ہیں گمراہ کرنا اور ہدایت دینا جیسا کہ فرماتا ہے یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا۔ پس جب اس کے ارادے گمراہ کرنے پر بھی ہیں تو ہر وقت دعا کرنی چاہیئے کہ وہ گمراہی سے بچاوے اور ہدایت کی توفیق دے۔ نرم مزاج بنو کیونکہ جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے۔ اصل میں نیک انسان تو اپنا پاؤں بھی زمین پر پھونک پھونک کر احتیاط سے رکھتا ہے تا کسی کیڑے کو بھی اس سے تکلیف نہ ہو۔ غرض اپنے ہاتھ سے، پاؤں سے، آنکھ وغیرہ اعضاء سے کسی کو کسی نوع کی تکلیف نہ پہنچاؤ اور دعائیں مانگتے رہو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۱۳۰)

## خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کا ایک روزہ سالانہ تربیتی اجتماع

مرکز کی منظوری سے ۳۱ اگست بروز اتوار ضلع لاہور کا ایک روزہ سالانہ تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں ہوگا۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ خدام کو اس تربیتی اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔ اس اجتماع کے آخر میں خدام و اطفال کا ایک امتحان ہوگا۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو خاص انعام دیا جائے گا۔ تمام خدام و اطفال اس میں شامل ہوں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

## مجالسِ خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ کا یک روزہ تربیتی اجتماع

مجالسِ خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ کا ایک روزہ تربیتی اجتماع مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ جھنگ صدر میں بعد نماز جمعہ منعقد ہو رہا ہے۔ ضلع جھنگ کے خدام و اطفال اجتماع میں کثرت سے شمولیت کر کے مستفید ہوں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ)

## ضروری اعلان

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے طلبہ و طالبات کے نتائج کا اعلان انشاء اللہ ۲۵ اگست کے الفضل میں بطور ضمیمہ شائع ہوگا صرف پاس ہونے والے طلبہ و طالبات کے نام شائع کئے جائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ظہور ۱۳۵۴ ہش
۱۹ اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تین خاص دعاؤں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں متعدد مواقع پر احباب جماعت کو یہ تاکید فرمائی ہے کہ جہاں وہ حضور اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کر رہے ہیں وہاں وہ اپنے وطن عزیز کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی ترقی، خوشحالی اور استحکام کے سامان پیدا فرمائے۔ نیز عمومی رنگ میں تمام نوع انسانی کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دکھوں کو سکھ سے بدل دے اور جس تباہی کی طرف جا رہے ہیں اس سے انہیں بچا کر حقیقی خوشحالی کی راہ پر گامزن کر دے۔ آمین۔ چنانچہ حضور نے حالیہ سفر پر روانگی سے پہلے جماعت کے نام جو محبت بھرا پیغام دیا اس میں فرمایا:۔

"یاد رکھیں! کہ ہم کسی کے بھی دشمن نہیں۔ سب کے لئے ہی دعائیں کرنے والے ہیں۔ سب کے لئے ہی اپنے رب کریم سے خیر کے طالب ہیں اور پورا بھروسہ رکھتے ہیں کہ ہمارا محبوب خدا دنیا کی نجات کے سامان پیدا کریگا اور نوع انسانی اسکے قدموں میں اکٹھی ہو جائے گی اور امتِ واحدہ بن جائیگی۔ ہر دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار موجزن ہو جائے گا۔ پس آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں اور نوع انسان کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دکھوں کو حقیقی سکھ سے بدل دے۔ جہاں آپ میرے لئے اور جماعت کے لئے دعائیں کر رہے ہوں گے۔ وہاں اپنے عزیز وطن کے لئے بھی دعائیں کریں کہ خوشحالی، استحکام اور ترقیات کے سامان پیدا ہوں۔"

(الفضل ۶ اگست ۱۹۷۵ء)

لندن میں حضور کی اہم دینی مصروفیات کی جو رپورٹ الفضل میں شائع ہوئی ہے اس میں بھی یہ بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۸ اگست کو مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے احباب جماعت کو پھر خاص طور پر تین دعاؤں کی تحریک فرمائی ہے۔ پہلی تحریک دعا تو اپنی صحت کے بارہ میں ہے کہ اللہ الشافی محض اپنے فضل و کرم سے تشخیص و علاج کے زمانہ کو مختصر کر دے اور حضور جلد تر صحت کاملہ کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

دوسری تحریک دعا یہ ہے کہ:

"اس وقت ہمارے ملک پاکستان کو بھی ہماری دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کی روشنی میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کیلئے دعائیں کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ پس پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ پاکستان اور اہل پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے بھی دعائیں کریں۔"

تیسری تحریک دعا کا تعلق تمام نوع انسان سے ہے چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہماری جماعتی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ دنیا میں توحید خالص قائم کی جائے اور نوع انسان کے دلوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کی جائے۔ یہ غرض نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کئے اور ان کے لئے دعائیں کئے بغیر پوری نہیں ہو سکتی اسلئے احباب جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے بھی دعائیں کریں۔"

(الفضل ۱۵ اگست ۱۹۷۵ء)

دراصل مومن کو چونکہ دنیوی مال و متاع اور حکومت و اقتدار سے کوئی دلچسپی اور تعلق نہیں ہوتا اس لئے اس کی ہمدردی اور جذبۂ محبت و شفقت کا دائرہ بھی مادی اشیاء کی بجائے روحانی فلاح و بہبود پر مبنی اور آسمانی وسعتوں پر حاوی ہوتا ہے۔ اس کی محبت اور ہمدردی دعا ہی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن اس کی دعا محض زبانی اور رسمی نہیں ہوتی بلکہ وہ سوز و گداز اور خشوع و خضوع سے پُر ایسی آہ و بکا ہوتی ہے جو اس پر کم و بیش فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ والی کیفیت طاری کر دیتی ہے تب وہ مقبول بارگاہِ الٰہی ہو کر زمین و آسمان میں ایسے نیک اور پاک تغیر پیدا کرنے کا موجب بن جاتی ہے جو پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ حق یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ہم سے ایسی ہی دعائیں کرنے کی توقع رکھتے ہیں جن کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "اضطرار اور تکلیف کی حالت میں کی ہوئی دعا کے ساتھ (اللہ تعالیٰ نے) اپنی قضاء و قدر کو وابستہ کر دیا ہے۔ پس جب کوئی شخص بھاگ کر رب العزت کی بارگاہ میں بہتے ہوئے آنسوؤں اور دردمند دل لیکر جاتا ہے گویا کہ وہ انگاروں پر رکھا ہوا ہے تو پھر اس کی عالی بارگاہ سے قبولیت کی موج حرکت میں آتی ہے۔ ..... لیکن یہ مقام اسی کو حاصل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

(۲) "سنت اللہ یہ ہے کہ جب اس کا کوئی مخلص بندہ اضطراب اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے تب اس مرد فانی کی دعائیں فیوضِ الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۰، ۱۱)

(۳) "وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے، وہ فنا کرنے والی چیز ہے، وہ گداز کرنے والی آگ ہے، وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے، وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے، وہ ایک تند سیل ہے جو آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ ..... مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماند نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں بے تاب دیوانہ از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔"

(اسلام صفحہ ۲۶، ۲۷)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سوز و گداز، دردِ دل اور خضوع و خشوع کے ساتھ ایسی ہی مقبول دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوں۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر اور غیر معمولی برکات عطا فرمائے، ہمارے وطن عزیز کا حافظ و ناصر ہو اور تمام نوع انسان کو اپنی رضاء کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیرالیون احمدیہ مشن کے ابتدائی سالوں کا ایک اہم واقعہ

محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ جو رقم

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں سیرالیون کے ایک مخلص احمدی الحاج سعید بنگورا مرحوم کی زندگی کے مختصر حالات احباب پڑھ چکے ہیں۔ وہ لکھتے ہوئے سیرالیون احمدیہ مشن کے بالکل ابتدائی سالوں کا ایک نہایت اہم تاریخی واقعہ مجھے یاد آگیا چونکہ وہ ایک ایسی تاریخی امانت ہے جو پہلے سلسلہ کے لٹریچر میں نہیں آئی اس لئے قارئین الفضل کی دلچسپی کیلئے پوری تفصیل کیساتھ تحریر کیا جاتا ہے۔ جماعتہائے سیرالیون کے لئے ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۷ء تک کا عرصہ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیشمار ترقیات اور کامیابیوں کا زمانہ تھا وہاں اس عرصہ میں جماعت کی مخالفت بھی وہاں انتہائی زوروں پر رہی۔ ریاست لونیال سے ۱۹۴۱ء میں اس وقت قصبہ باؤ ماہول واقع تھا اس ریاست کے نواب درمانی کالا اور ان کے وزراء وغیرہم باؤ ماہول کے احمدیوں کو نہایت سخت اور ناقابل برداشت تکالیف پہنچاتے رہتے اور اکثر اوقات بیگار کے کاموں کے لئے خلاف قاعدہ احمدیوں کو لے جاتے نیز جھوٹے الزامات اور جھوٹی گواہیوں پر انہیں آئے دن جرمانے کرتے رہتے ان اذیتوں کا زیادہ تر نشانہ الحاج سعید بنگورا اور الحاج علی روجر اور ان کے رشتہ دار اور دیگر مخلص ساتھی بنتے رہے۔

## ایک پکنک کا عجیب واقعہ

ایک مرتبہ ۱۹۴۱ء میں جب کہ خاکسار باؤ ماہول میں مقیم تھا۔ احمدیہ سکول باؤ ماہول کے طلبہ اور سٹاف نے خاکسار مینیجر سکول سے ایک روز کے لئے دریا پر پکنک (PICNIC) منانے کی اجازت خواہش کی چنانچہ اس غرض کے لئے خاکسار نے سکول فنڈ سے ایک بکرا خریدا اور ایک بکرا محترم الحاج علی روجر صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے اپنے ریوڑ میں سے پیش کر دیا اور اگلے روز تمام سکول اور احباب جماعت نے باؤ ماہول کے قریب دریا پر شاندار پکنک منائی دریا کے عین وسط میں ساٹھ ستر فٹ لمبی ایک ہی خشک چٹان تھی۔ اس جزیرہ پر بکرے ذبح کر کے کھانا وغیرہ پکایا گیا اور ظہر و عصر کی نماز میں بھی وہاں ہی اتفاق سے ایسے پڑھی گئیں کہ کھانے کے بڑے برتن سب آگے پڑے تھے۔ اس چٹان کے ساتھ صدیوں پرانی کوئی مشرکانہ رسوم و روایات منسوب تھیں جن کا کم از کم مجھے کوئی علم نہیں تھا اور نہ احباب جماعت کا خیال اس طرف گیا حالانکہ ان میں سے کئی احباب باؤ ماہول میں سے ہی نکل کر مسلمان ہوئے تھے۔ باؤ ماہول میں ہمارے مخالفین خصوصاً عیسائی مشن کے ممبران اور عیسائی سکول کے ہیڈ ماسٹر نے ہمارے خلاف یہ سازش کی کہ وہاں سے بارہ میل کے فاصلہ پر ریاست کے دارالحکومت میں خود آ پہنچے۔ ریاست کے نواب صاحب کو ہمارے خلاف اس طرح بھڑکا دیا کہ آج احمدیوں نے اپنے اندر یہ مشنری مل کر تمہاری زندگی ختم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور دریا کے درمیان فلاں روایتی چٹان پر جا کر سب نے تمہارے خلاف بددعائیں اور ٹونے کیا ہے اور دو بکرے ذبح کر کے ان کے خون سے بھرے ہوئے برتنوں کو اپنے آگے رکھا اور پھر تمہارا نام لے لے کر نمازیں پڑھیں اور تمہارے خلاف تعویذ بنا بنا کر دریا میں بہائے ہیں۔ نواب صاحب نے یہ سنتے ہی فوراً پولیس کے آدمی باؤ ماہول بھیجدیئے۔ ہمیں پہلے ہی خبر مل چکی تھی اور احباب کچھ پریشان تھے کہ شام کے وقت پولیس کے آدمی آئے اور مجھے اور جماعت کے ۱۲ سرکردہ احمدی احباب کو اسی رات مغرب سے کچھ بعد ۱۲ میل پیدل چلا کر نواب صاحب کے پاس لے گئے۔ خاکسار پر تو اجنبی اور غیر ملکی ہونے کی وجہ سے سختی نہ کی گئی لیکن الحاج سعید مرحوم اور ان کے گیارہ ساتھیوں کو نہایت ذلیل کر کے [illegible] کر دیا گیا۔ دوسرے روز صبح کے وقت ہم سب نواب صاحب کے محل میں ان کے سامنے پیش ہوئے۔ میں نے صورتحال واقعہ صحیح صحیح سنا کر بتایا کہ ہم تو کسی کے دشمن نہیں بلکہ ان کے خیر خواہ ہیں اور ان کے حق میں ہمیشہ دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ وہ بھی حق قبول کر کے حق کے پیارے بن جائیں۔ اور کہ یہ محض ایک سازش ہے جو عیسائیوں نے ہمارے سکول کی ترقی سے جل کر ہمارے خلاف کی ہے۔ نواب صاحب خود نہ عیسائی تھے نہ مسلمان بلکہ چرچ اور مسجد دونوں کا اپنے آپ کو ممبر سمجھتے تھے۔ عیسائی مشنریوں کے آنے پر ان کی ذہنی سرکس میں بھی شامل ہو جاتے تھے اور دیسے اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے تھے۔ بہرحال انہوں نے میرے سامنے احمدی احباب کو اڑھائی اڑھائی پونڈ جرمانے کر دئے اور گالیاں دیتے ہوئے انہیں یہ طعنے بھی دئے کہ ریاست کا مالک تو میں ہوں لیکن مجھ سے اجازت لئے بغیر تم لوگوں نے ان ہندوستانی جادوگروں کے پیچھے چلنا شروع کر دیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی انہوں نے نازیبا الفاظ استعمال کئے تاہم ہمارے افریقی احباب نے بغیر کسی گھبراہٹ کے سب کچھ ثابت قدمی اور بشاشت سے برداشت کیا اور جرمانے ادا کر دئے۔

## چیف کمشنر کے پاس شکایت

محترم الحاج نذیر احمد صاحب علی مرحوم مبلغ انچارج اس وقت ملک کے دوسرے کئی حصہ کے اندرونی علاقہ میں دورہ پر تھے۔ خاکسار مشورہ کے لئے ان کے پاس پہنچا اس وقت چیف کمشنر آفس شہر "بو" میں تھا۔ گورنر جنرل کے نمائندہ کے طور پر وہ سیرالیون کی ساری ریاستوں کے نگران اعلیٰ تھے ہم دونوں مبلغ "بو" آ کر چیف کمشنر صاحب سے ملے اور سارا واقعہ ان سے بیان کر کے انصاف کی درخواست کی۔ اور یہ بھی بتایا کہ باؤ ماہول کا احمدی مسلم سکول سیرالیون کے ڈائریکٹر تعلیم کی اجازت اور تعاون سے کھولا گیا تھا جو وہاں کے دوسرے سکولوں کی نسبت زیادہ کامیابی سے چل رہا ہے۔ لیکن ریاست کے نواب صاحب محض ہمارے بعض عیسائی دشمنوں کے بلاوجہ اکسانے پر اسے بند کرنے کے درپے ہیں اور ہمارے افریقی بھائیوں کو طرح طرح کی اذیتوں اور بیگاروں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

چنانچہ کمشنر صاحب نے پروانشل سیکرٹری صاحب کو ہمارا یہ معاملہ طے کرنے کی ہدایت فرمائی۔ کیونکہ وہ اگلے روز اسی ریاست میں ٹیکس وغیرہ وصول کرنے جا رہے تھے اس کے بعد حضرت مولوی علی صاحب مرحوم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تفصیلی رپورٹ لکھا اور ہم لوگ [illegible] پر واپس روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر نواب صاحب سے ملے۔ مولوی علی صاحب مرحوم نے بھی ان کی غلط فہمیاں دور فرمائیں۔ نواب صاحب کو علم ہو چکا تھا کہ ہم چیف کمشنر صاحب سے مل کر آئے ہیں وہ نہایت محبت سے پیش آئے۔ ہم نے وہاں کے رواج کے مطابق نواب صاحب کی خدمت میں کچھ تحائف پیش کئے۔ عرض کیا کہ آج ہم آپ کے مہمان ہیں کیونکہ ہمیں علم تھا کہ نواب صاحب کے خوف کی وجہ سے قصبہ میں ہمیں رات گزارنے کے لئے کوئی شخص جگہ نہیں دے گا۔ ہماری درخواست پر نواب صاحب نے ہمیں اپنے ایک سپیکر (وزیر) کے سپرد کر دیا جو ہمارا شدید مخالف تھا۔ اس نے عملاً ہمیں مونگیر کالج کے کنارے ایک ایسے گھاس پھوس کے بوسیدہ مکان کے ایک چھوٹے سے کمرہ میں جگہ دی جہاں لکڑی کے ایک تخت پوش کے سوا اور کچھ نہ تھا اور مکان کا باقی سارا حصہ بارشوں کی وجہ سے خاصی عمدہ شکل کا منظر پیش کر رہا تھا اور جس میں رات کو اس سپیکر کی بکریاں بیٹھتیں اور مرغیاں بند کی جاتی تھیں۔ کھانے کا سامان ہمارے پاس موجود تھا مگر پکانے کا انتظام مشکل تھا حضرت مولوی علی صاحب کی طبیعت بہت کمزور تھی ان کو وہاں داخل ہوتے ہی بخار اور (ESTHMAH) دمہ کا دورہ شروع ہو گیا۔ اس پریشانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے محترم الحاج سعید بنگورا مرحوم کو ہماری مدد کے لئے بھیجدیا وہ اگرچہ ابھی تک لوکل پولیس کی زیر نگرانی تھے۔ تاہم کسی طرح وہ ہمارے پاس پہنچ گئے ان کی قوم کے کچھ تمنی لوگ وہاں آباد تھے جن میں ان کی ایک رشتہ دار عورت بیاہی ہوئی تھی چنانچہ سعید مرحوم اپنی اس بہن کے ہاں سے ہمارے لئے کچھ بستر کا سامان اور کھانے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چائے وغیرہ بنوا کر لے آئے اور بعد میں وہ عورت ہمارے لئے خود کھانا بھی لے کر آگئی اور نواب صاحب کی بدسلوکی کے خلاف ہم سے افسوس بھی کرتی رہیں۔

حضرت مولوی نذیر علی صاحب کا دمہ تو کچھ دیر کے بعد ٹھیک ہو گیا۔ لیکن بخار میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ ہم دونوں اس ایک ہی کوٹھڑی کے تخت پر دراز تھے کہ نصف شب کے قریب شدید بادوباراں نے آلیا۔ چونکہ اس کمرے کا دروازہ بھی بند ہونے کے قابل نہ تھا اسلئے بادلوں کی گرج اور بارش سے اس مکان کے دوسرے مکینوں بیبی بکریوں اور مرغیوں وغیرہ میں ہل چل مچ گئی اور کچھ ہمارے کمرے میں بھی آگھسیں۔ چھت ٹپکنے کی وجہ سے ہمارے کمرے میں بھی پانی پانی ہو گیا اور ہمیں اپنا سامان اٹھا کر تخت پوش کے اوپر رکھنا پڑا اور اس طرح ہم نے تمام رات بے چینی میں کبھی زبان سے اور کبھی زبان حال سے دعائیں کرتے ہوئے گزاری۔ سحری کے وقت چوہدری الحاج سعید احمد مرحوم اپنے بڑے بیٹے ٹیچر عبدالشکور کے ساتھ ہماری حال پرسی اور نماز ادا کرنے کے لئے آگئے انہوں نے اپنا اور دوسرے احمدی بھائیوں کا قابل رحم حال بھی ہمیں سنایا۔ کچھ دیر بعد دن چڑھنے پر ٹیچر عبدالشکور صاحب اپنی خالہ کے ہاں سے ناشتہ چائے وغیرہ بنوا کر لے آئے جس سے حضرت مولوی علی صاحب کی طبیعت سنبھل گئی اس کے بعد جب دوسرے احمدی بھائی بھی آگئے تو مولوی صاحب مرحوم نے نہایت پرجوش تقریر کی اور سب احباب کو ہر دم دعاؤں اور استغفار میں لگے رہنے کی تلقین فرمائی نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام انی معین من اراد اعانتک کی تشریح کر کے انہیں تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سچوں اور تقویٰ شعار بندوں کی مدد کرتا چلا آیا ہے اور ہماری بھی مدد فرمائے گا۔

## نوابوں کے چہروں پر انسانی چربی کی کریم

آخر دن کے دس گیارہ بجے پروونشل کمشنر اور ڈسٹرکٹ کمشنر صاحبان اپنی کاروں پر "بو" شہر سے اپنے جلو میں دان کے ساتھ آگئے اور ریاست کے رائے دار کی عدالت لگنے کا انتظام ہو گیا۔ بوسے موٹیگ نواب اور وہ صرف ۲۵ میل ریاست کے باشندوں کی اکثریت جو پہلے ہی قصبہ میں آئی ہوئی تھی وہ وہاں جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو گئے کیونکہ ریاست کے سالانہ بھلی ٹیکس کی وصولی کے علاوہ وہ مقررہ دن سال بھر کے دیگر شکوے شکایات طے کرنے کا بھی موقعہ تھا۔ کارروائی شروع ہونے ہی والی تھی کمشنر اور ڈی سی بیٹھے تھے حضرت مسیح محمدی کے دو ادنےٰ ترین خادم حضرت مولوی علی صاحب مرحوم اور خاکسار ایک طرف عام بنچ میں ہی خاموشی سے کھڑے تھے کہ کمشنر کے ترجمان نے غالباً ان کی ہدایت پر ہمیں بلایا اور کرسیاں پیش کیں۔ اسی دوران ریاست کے چیف یا نواب صاحب بھی اپنے زنگین زرق برق لباس پر گولڈن تمغے لگائے اور سر پر نہایت چمکدار سلیمی ستارے سے مزین پھندنے دار ٹوپی پہنے وزراء اور حشم کے ساتھ اور اعلیٰ درجے کا جبہ نہ لگاتے ہوئے عدالت میں تشریف لا کر ہمارے پر کمشنر کے پاس بیٹھ گئے سیرالیون میں یہ بات اکثر سنی جاتی تھی کہ وہاں کے مشرکین کا یہ عقیدہ یا خیال ہے کہ عدالت میں پیش ہونے وقت چہرہ اور جسم پر انسانی جسم کی چربی خوشبو میں ملا کر اگر مل لی جائے تو حاکم مرعوب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نواب صاحب اور ان کے سپیکر مل کے موغن چہرے (FACES) دیکھ کر الحاج سعید مرحوم نے اشارہ سے بتایا کہ ان لوگوں نے اپنے چہروں پر انسانی چربی ملی ہوئی ہے بھی ان کے چہرے چمک رہے تھے یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ وہ ریاست آدم خوری میں مشہور رہی ہے اور آئے دن وہاں ایسے واقعات ہوتے رہتے تھے بلکہ اسی شبہ پر وہاں کے ایک سابق نواب کو معزول کر دیا گیا تھا۔ اب وہ سارا علاقہ متمدن ہو گیا ہے۔ وہ پروونشل کمشنر غالباً ایک ریٹائرڈ فوجی تھے۔ اس لئے ان کا رویہ بھی کچھ فوجی قسم کا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت تھی کہ یہ جاننے کے باوجود کہ سیرالیون گورنمنٹ کا کل ریاستوں کے نوابوں سے قدیمی معاہدہ ہے کہ ریاست کے داخلی معاملات میں ہر نواب اور چیف ایک حد تک آزاد ہے۔ اور ان کی قبائلی نوابیات اور اندرونی انتظامات میں دخل نہیں دیا جائے گا۔ کمشنر صاحب نے خلاف معمول ہمارے ملکوں کی نواب کے خلاف شکایت سنی اور سب سے پہلے ہمارا ہی معاملہ پیش ہوا۔ اس وقت ایک صورت فریق مخالف کی ذلت کی یہ ہوئی کہ عدالتی کارروائی شروع کرنے سے پہلے کمشنر صاحب نے ترجمان کے ذریعہ نواب صاحب اور ان کے سب سپیکروں کو اپنی اپنی ٹوپیاں اتار کر بیٹھنے کی ہدایت کی۔ حالانکہ قانوناً ان کے لئے یہ ضروری نہ تھا۔ ہوا یہ کہ حضرت مولوی علی صاحب اور خاکسار اپنی پگڑیاں پہنے ان کے قریب ہی باعزت طور پر بیٹھے تھے۔ ہمارے ان تمام لوکل احمدیوں کو بلا کر آگے کھڑا کر کے نواب صاحب سے دریافت کیا گیا کہ "ان کے خلاف آپ کو کیا شکایت ہے" نواب درمانی صاحب نے ہمارے خلاف اپنے طول طویل لیکن بے بنیاد شبہات بیان کئے اور دریا پر بجنگ دریائے وقوعہ کو رنگ دے کر بطور شہادت پیش کیا نیز کہا کہ یہ ہندوستانی مبلغ میری اجازت کے بغیر میری ریاست میں آ گھسے ہیں اور نیا سکول کھولا کہ انہوں نے باؤ ماہوں کے قدیم عیسائی سکول کو ناکام کر دیا ہے اور اس سکول کے بچوں کو ورغلا کر زبردستی مسلمان بنا دیا ہے اور جس عیسائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب ساتھ کھڑے تھے نواب صاحب کے ہمارے خلاف بیان کے وقت

بہرحال چونکہ ہم اپنا مفصل اور سیدھا سادھا بیان پہلے ہی تحریری طور پر انہیں پیش کر چکے تھے جو اس وقت ان کے سامنے تھا۔ اسلئے ہم مبلغین سے کچھ دریافت کئے بغیر پروونشل کمشنر صاحب نے خود ہی پہلے ان سے پوچھا کہ ریاست میں کتنے عیسائی اور کتنے مسلم سکول اور کتنے چرچ اور مسجدیں ہیں اور مشرکوں عیسائیوں اور مسلمانوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کا اندازہ کیا ہے۔ نواب صاحب نے جواب دیا کہ اکثریت بدمذہب یا مشرکوں کی ہے اور دوسرے درجہ پر مسلمان کہلانے والوں کی تعداد ہے اور تیسرے پر عیسائی ہیں۔ نیز بتایا کہ ریاست میں کئی چرچ اور عیسائی سکول ہیں اور مسجدیں بھی ہیں مگر مسلمانوں کا سکول سوائے باؤ ماہوں احمدیہ سکول کے اور کوئی نہیں ہے۔ اس پر نواب صاحب سے پوچھا گیا کہ مسلمان بچوں کی تعلیم کا کیا انتظام ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ مسجدوں کے اماموں سے تعلیم پاتے ہیں اور نیا احمدیہ سکول سے فائدہ اٹھاتے ہیں اس پر کمشنر صاحب نے ان سے کہا کہ پھر تو آپ کو چاہیئے کہ ان محمڈن مشنریوں سے آپ تعاون کریں تاکہ مزید باؤ ماہوں قسم کے محمڈن سکول کھول سکیں

## نواب صاحب کو سرزنش

پھر نواب صاحب سے پوچھا کہ کیا یہ احمدی مشنری ریاست پر کوئی غیر معمولی مالی بوجھ ڈالتے یا روپیہ مانگتے ہیں یا ریاست کے خلاف لوگوں کو اکساتے ہیں چونکہ ان کے پاس ثبوت کوئی نہیں تھا اس لئے جواب نفی میں دیا گیا۔ چنانچہ کمشنر صاحب نے پھر ڈانٹ کر نواب صاحب کو کہا کہ آپ "بو" سیکنڈری کالج کے اعلیٰ تعلیم یافتہ وطنی ہیں۔ آپ سے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ جو لوگ ہزاروں پونڈ خرچ کر کے ہندوستان سے اسی وقت بھی پاکستان نہیں بنا تھا، سے آپ کے ملک میں محض خلق خدا کی خدمت کرنے انہیں مہذب اور مذہبی بنانے اور تعلیم دینے آئے ہیں آپ ان پر ایسی بدظنیاں شبہات اور سختیاں کریں۔ خصوصاً جب کہ سیرالیون گورنمنٹ نے انہیں پرامن طور پر تبلیغ کرنے اور مسجدیں اور سکول قائم کرنے کی اسی طرح اجازت دے رکھی ہے۔ جس طرح عیسائی مشنریوں کو ہے۔

## نواب صاحب کا اپنا دعوت نامہ

اس مرحلہ پر حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب نے نواب درمانی صاحب کا سابقہ سال کا ایک خط کمشنر صاحب کے سامنے رکھ دیا جو کہ نواب صاحب نے مولوی صاحب کو اس وقت لکھا تھا جب کہ مولوی صاحب ابھی فری ٹاؤن یا غالباً بو کوپ میں مقیم تھے اور مینڈے علاقہ میں نہیں گئے تھے۔ اپنے اس خط میں نواب درمانی صاحب نے حضرت حاجی نذیر احمد صاحب کو لکھا تھا کہ بعض لبنانی عربوں نے میرے پاس آپ کی بڑی تعریف کی ہے آپ میری ریاست کو بھی ضرور اپنے حلقہ تبلیغ میں شامل کر کے میری رعایا کو دین اسلام سے روشناس کریں اور مسلمانوں کے لئے سکول کھولیں۔ میں آپ کی ہر طرح سے مدد اور تعاون کروں گا۔ کمشنر صاحب نے اس خط کے بعض حصے عدالت میں پڑھ کر سنائے۔ نواب صاحب نے دبی زبان سے تصدیق کی کہ وہ خط ان کا ہی ہے۔ اس پر کمشنر صاحب نے انہیں بہت شرمندہ کیا اور کہا کہ آپ نے پہلے غلط بیانی کیوں کی کہ یہ ہندوستانی مشنری آپ کی اجازت کے بغیر ریاست میں آ گئے ہیں؟ اور جبکہ آپ نے باؤ ماہوں میں خود انہیں سکول کی عمارت کے لئے جگہ دے دی تھی تو ناممکن ہوا کہ ان کا مسلم سکول آپ کی اجازت سے کھولا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے آپ ان احمدی مبلغین کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے محض تعصب اور مقابلہ کی وجہ سے اکسائے گئے ہیں۔ آپ کو یہ مناسب نہیں کہ دوسروں کی انگیخت پر انصاف کی ڈگر سے ہٹ جائیں اور اپنی رعایا میں سے کسی پر زیادتی ہو دیں۔ آپ کو سب معاملات میں ہر مذہب اور ہر فرقہ کے لوگوں کو یکساں آزادی دینی چاہیئے۔ یہی گورنمنٹ کی پالیسی ہے آپ اپنی احمدی رعایا اور دوسروں میں کوئی فرق نہ کریں سب سے اچھا سلوک

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

(۶)

## مسل نمبر ۲۲۱۷۱

میں محمد اسماعیل ولد چوہدری حاکم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی چھ ایکڑ واقع موضع کھودوالی و موضع کلاسوالہ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد صدیق معرفت مبارک میڈیکل ہال سلطان محمود روڈ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد ولد محمد امین صاحب وصیت ۱۸۲۱۲ معلم سلسلہ احمدیہ شالامار ٹاؤن۔ لاہور۔

گواہ شد۔ حکیم محمد نصر اللہ صدر حلقہ شالامار ٹاؤن۔ لاہور۔

## مسل نمبر ۲۲۱۷۳

میں محمد اقبال ولد محمد اسحاق صاحب۔ قوم قریشی۔ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۲۵۰/- روپے بصورت تنخواہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد اقبال مکان ۲۷ گلی ۲۱ رحمان پورہ لاہور۔

گواہ شد۔ محمد اکرام صدر حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ ملک سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ۔ لاہور۔

مینیجر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر لکھنا نہ بھولیے نیز اپنا مکمل پتہ صاف اور خوشخط لکھیے (مینیجر الفضل)

## مسل نمبر ۲۲۱۷۲

میں محمد صدیق ولد احمد دین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۶۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد

# سیرالیون احمدیہ مشن کے ابتدائی سالوں کا ایک اہم واقعہ

(بقیہ صفحہ ۴)

کریں اور نگران غریب احمدیوں کے خلاف آپ کو معاشرتی اور قبائلی لحاظ سے کوئی شکایت نہیں تو ان سے وصول کئے ہوئے جرمانے بھی انہیں واپس کر دیں اور اگر آئندہ ہم نے مذہبی تعصب کی بنا پر کسی مذہب یا فرقے کے لوگوں پر زیادتی ہوتی دیکھی تو ہم گورنر صاحب بہادر تک آپ کا معاملہ پہنچانے پر مجبور ہوں گے۔

نواب درمانی صاحب کمشنر کی یہ تقریر سن کر کانپ اٹھے اور اٹھ کر معذرت کی اور وعدہ کیا کہ آئندہ وہ جملہ ہدایات پر عمل پیرا ہوں گے اور مذہبی لحاظ سے سب کو آزادی ہوگی اور احمدی جس طرح چاہیں اپنے مذہب کی پیروی کریں بلکہ کہا کہ میں اب انہیں اپنے مرکز مونگیری میں بھی سکول اور مشن کے لئے جگہ دوں گا اور پسند کروں گا کہ وہ باڈما ہوں چھوڑ کر اس قصبہ میں آجائیں۔ بعد میں خود الحاج سعید و بنگورا مرحوم اور بعض غیر از جماعت لوگوں نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے نواب صاحب کو واپس جاتے ہوئے راستے میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ "آج جو ہماری ذلت اس عدالت میں ہوئی ہے ہمیں وہ تا مرگ نہیں بھول سکتی۔" نواب صاحب یہ کہتے ہوئے اپنے ان وزراء اور سیکرٹریوں کو ڈانٹ رہے تھے جنہوں نے ان کو ہمارے خلاف اکسایا تھا۔

آخر میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ریاست لونیا (LONYAN) کے اس نواب درمانی مرحوم نے بعد میں اپنا رویہ بالکل بدل لیا تھا اور کچھ عرصہ کے بعد جبکہ "بو" شہر میں ہمارا مرکزی مشن اور سکول مضبوط ہو گیا اور سونے کی کانوں کا کام عام ہو جانے کی وجہ سے باڈما ہوں بے آباد ہو گیا تو انہوں نے ہمارے مرکز "بو" میں خود تشریف لا کر اپنے سابقہ کردار کی معذرت کی اور اپنے دو لڑکے "بو" احمدیہ سکول میں تعلیم کے لئے میرے سپرد کئے جو کئی سال تک ہوسٹل میں ہمارے زیر تربیت رہ کر اور کامیاب ہو کر کالج کے لئے فری سٹڈی گئے۔

چونکہ عورتیں اور کثرت سے شراب نوشی ان کی وہ بڑی کمزوریاں تھیں وہ بڑھاپے سے قبل ہی ۵۰ سال میں شدید بیمار ہو کر "بو" سنٹرل ہسپتال کے یورپین وارڈ میں طویل عرصہ داخل رہے۔ انہیں دنوں خاکسار بھی بوا بسیر اور پرانے ملیریا کی وجہ سے ان کے پاس ہی ایک کمرے میں زیر علاج رہا۔ نواب صاحب تقریباً روزانہ مجھے بلا کر کہا کرتے تھے کہ آؤ میں اپنے گناہوں کو آپ کے سامنے Confess کرتا ہوں مجھے خدا سے معاف کرا دو۔ میں ان کے پاس بیٹھ کر انہیں اسلامی طریق سے توبہ اور دعا کرنے کی تلقین کرتا اور ان کے لئے دعا کر دیتا۔ ان کے دماغ پر بھی اثر تھا۔ آخر وہ ایک روز میرے سامنے میرے دیکھتے دیکھتے ہی وہاں اس حال میں راہی ملک عدم ہوئے جبکہ سوائے ان کی ایک معذور سی بیوی کے ان کے پاس اور کوئی نہ تھا اور ان کی اولاد عزیز سب ان کی جائیدادوں پر قبضہ اور چھینا جھپٹی میں مصروف تھے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

# نوٹس داخلہ

۱۔ پنجاب یونیورسٹی کے ایفی فارمیسی کورسوں میں داخلہ کیلئے کم از کم II کلاس انٹرمیڈیٹ پاس طلبہ ۲۲ اگست تک درخواستیں بھجوائیں۔

۲۔ جھنگ شہر میں قالین بافی کے کورس اور بعض دیگر ٹیکنیکل کورسوں میں میٹرک پاس طلباء ۲۵ اگست تک درخواستیں بھجوائیں۔

مندرجہ بالا ہر دو کورسوں کی تفصیل کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز ۱۳ اگست صفحہ۔

(ناظر تعلیم)

# درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ کی بڑی ہمشیرہ اہلیہ مکرم حامد علی صاحب۔ بدھ پورہ۔ بھاگلپور بہت علیل ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مریضہ کی صحت اور تندرستی کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد اسمٰعیل (ریٹائرڈ میجر) ماڈل ٹاؤن لاہور

قائدین مجالس! کیا آپ کی مجلس اپنا تدریجی بجٹ پورا کر چکی ہے؟ مہتمم مال

دسویں صدی ہجری

# بزرگانِ سلف کے عقائد

## حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ (المتوفی ۹۷۶ھ / ۱۵۶۸ء) دنیائے اسلام کے مشہور و معروف صوفی اور وسیع النظر محقق و فاضل تھے۔ آپ کی اکثر تصانیف تصوف کے نکات معرفت سے لبریز ہیں۔ آپ اپنی مشہور کتاب "الیواقیت والجواہر" میں اپنا نظریہ نبوت یوں واضح فرماتے ہیں:۔

"اعلم انا للنبوۃ لم ترتفع مطلقاً بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانما ارتفع نبوۃ التشریع فقط۔ فقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا رسول بعدی ای ما ثم من یشرع بعدی شریعۃ خاصۃ فھو مثل قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ۔"

(الیواقیت والجواہر ج۲ ص۲۵ مطبع میمنیہ مصطفی الحلبی واخویہ مصر)

جاننا چاہئے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مطلق طور پر ختم نہیں ہوئی بلکہ صرف نبوت تشریعی ختم ہوئی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "لا نبی بعدی ولا رسول بعدی" (یعنی میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول) کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد اب کوئی ایسا شخص نہیں آئے گا جو اپنی کوئی خاص شریعت لائے۔ حضورؐ کا یہ ارشاد حضورؐ کے اُس دوسرے ارشاد کی مانند ہی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا ہے "اِذَا ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ" (کہ جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو پھر کوئی قیصر نہیں ہوگا۔)

# یوم پاکستان کی تقریب پر ربوہ میں باسکٹ بال کا میچ

مورخہ ۱۴ اگست کو ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب سعید کے موقعہ پر باسکٹ بال کا ایک شاندار نمائشی میچ منعقد کیا گیا۔ اس میچ میں [illegible] والی ٹیموں کے نام دو قومی شہداء سکواڈرن لیڈر منیر الدین شہید اور میجر منیر احمد شہید کے نام پر رکھے گئے۔ وطن عزیز کے ان دونوں فرزندوں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں وطن کی حفاظت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا تھا۔

یہ میچ شام چھ بجے فضل عمر کلب باسکٹ بال گراؤنڈ میں شروع ہوا۔ دونوں ٹیموں کا تعارف مہمان خصوصی مکرم محمد منیر خان صاحب لغاری [illegible] سے کروایا گیا۔ میچ بہت دلچسپ تھا۔ آخری منٹ تک دونوں ٹیموں کا سکور برابر تھا۔ دونوں ٹیموں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ آخر سکواڈرن لیڈر منیر الدین شہید ٹیم نے دو پوائنٹ کا اضافہ کر کے ۴۸ کے مقابلہ میں ۵۰ پوائنٹ پر یہ میچ جیت لیا۔

میچ کے اختتام پر تقسیم انعامات کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مہمان خصوصی محمد منیر خان صاحب لغاری نے اس میچ میں حصہ لینے والی دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور حاضرین سے خطاب کیا۔ میچ میں ریفری کے فرائض مکرم ماسٹر محمد انور صاحب اور مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔

(خاکسار محمد اسلم شاد)

# مکرم عبدالحمید خان صاحب نیازی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے برادر عزیز عبدالحمید خان صاحب نیازی ایڈووکیٹ جو کہ حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری رضی اللہ عنہ کے فرزند اور حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے برادر نسبتی تھے ۴ اگست کی درمیانی شب کو وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ۷۷ سال عمر پائی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر ارشاد نماز جنازہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ عزیزان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (عبدالرحمٰن خان نیازی۔ البشریٰ ربوہ)

# نوٹس داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں تھرڈ ایئر (آنرز) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر ۲۲ اگست تک معہ کریکٹر پروویژنل اور تفصیلی نمبروں کے سرٹیفکیٹ کے مطلوب ہیں۔

فارم داخلہ کالج کے دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

منتخب امیدوار طالبات کی فہرست ۲۴ اگست ۱۹۷۵ء کو کالج نوٹس بورڈ پر لگا دی جائیگی۔ فیس داخلہ کی ادائیگی ۳۱ اگست و یکم ستمبر ۱۹۷۵ء تک لازمی ہوگی۔

باہر سے آنے والی طالبات کے لئے رہائش کی سہولتیں میسر ہیں۔

پرنسپل
جامعہ نصرت برائے خواتین۔ ربوہ

# اعلان داخلہ بی۔اے / بی۔ایس سی

بی۔اے / بی۔ایس سی (آنرز۔ سائنس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل سرٹیفکیٹ، کریکٹر سرٹیفکیٹ، رزلٹ کارڈ اور پاسپورٹ سائز تین عدد فوٹو کالج کے دفتر میں ۲۵ اگست ۱۹۷۵ء تک پہنچنی ضروری ہیں۔

طلباء کا انٹرویو ۲۳ اگست تا ۳۰ اگست صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک ہوگا۔

انٹرویو کے وقت طالب علم کے والد یا سرپرست کا ساتھ آنا لازمی ہوگا۔

فارم داخلہ اور پراسپکٹس کالج کالج سے ملے گی۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

1PL. 2596

# مسرت و شادمانی

محترم بھائی چوہدری سراج الدین صاحب گکاں والی ضلع سیالکوٹ کو مولا کریم نے پہلے پوتے کی خوشی سے نوازا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ مولا کریم نوزائیدہ بچہ کو ماں باپ، مکرم دادا صاحب کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بنائے نیک قسمت، صالح، خادم دین ہو۔

ابوالمبارک مولوی فاضل
سوہدری گیٹ پسرور ضلع سیالکوٹ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے!
(مینیجر الفضل)

اسلام ..... ہمارا دین ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمارا کلمہ ہے
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ
طالب علموں کے لئے رعایت جاری ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا مطالعہ ہر بچے اور بچی کے لئے مفید ہے۔
قیمت سالانہ دس روپے
(مینیجر تشحیذ الاذہان)